فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط:33)

بُرائی کا بدلہ اچھائی کے ساتھ دیجیے

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

یہ رسالہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی مذاکرہ نمبر 25 کے مواد سمیت المدینۃ العلمیہ کے شعبے "فیضانِ مدنی مذاکرہ" نے نئی ترتیب اور کثیر نئے مواد کے ساتھ تیار کیا ہے۔

Shop # 2-3 Ground Floor, Waqas Plaza, Amin Pur Bazar, Faisalabad.
Ph: 041-2621568 E-mail: muhammadshahidattari@yahoo.com

پہلے اِسے پڑھ لیجیے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی، شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مخصوص انداز میں سنتوں بھرے بیانات، عِلم و حِکمت سے معمور مَدَنی مذاکرات اور اپنے تربیت یافتہ مبلغین کے ذریعے تھوڑے ہی عرصے میں لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں مدنی اِنقلاب برپا کر دیا ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے مَدَنی مذاکرات میں مختلف قسم کے موضوعات مثلاً عقائد و اعمال، فضائل و مناقب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِبّ، اخلاقیات و اِسلامی معلومات، روزمرہ معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات سے متعلق سُوالات کرتے ہیں اور شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حِکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان عطا کردہ دِلچسپ اور عِلم و حِکمت سے لبریز مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دُنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مقدّس جذبے کے تحت المدینۃ العلمیۃ کا شعبہ **"فیضانِ مدنی مذاکرہ"** ان مَدَنی مذاکرات کو کافی ترامیم و اضافوں کے ساتھ **"فیضانِ مدنی مذاکرہ"** کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان تحریری گلدستوں کا مطالعہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عقائد و اعمال اور ظاہر و باطن کی اصلاح، محبتِ الٰہی و عشقِ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ مزید حصولِ عِلمِ دِین کا جذبہ بھی بیدار ہو گا۔

اِس رسالے میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً ربِّ رحیم عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطاؤں، اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی عنایتوں اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں اور پُر خلوص دُعاؤں کا نتیجہ ہیں اور خامیاں ہوں تو اس میں ہماری غیر اِرادی کوتاہی کا دَخل ہے۔

مجلس المدینۃ العلمیۃ
(شعبہ فیضانِ مَدَنی مُذاکرہ)

۲۰ ربیع الآخر ۱۴۳۹ھ / 08 جنوری 2018ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

بُرائی کا بدلہ اچھائی سے دیجیے

(مَع دِیگر دِلچسپ سُوال جواب)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۸ صفحات) **مکمل** پڑھ لیجیے
اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سَرورِ ذِیشان، محبوبِ رَحمٰن صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مَغْفِرت نشان ہے: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اُس کے لیے اِسْتِغْفار (یعنی دُعائے مَغْفِرت) کرتے رہیں گے۔[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

بُرائی کا بدلہ اچھائی سے دیجیے

سُوال: بُرا سُلوک کرنے والے کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیے؟

جواب: اگر کوئی آپ کے ساتھ بُرائی کے ساتھ پیش آئے تو آپ اس کے ساتھ اچھائی کے ساتھ پیش آئیے اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اس کے مُثْبَت نَتائج دیکھ کر آپ کا کلیجا ضَرور ٹھنڈا ہو گا۔ یقیناً وہ لوگ بڑے خوش نصیب ہیں جو اینٹ کا جواب پتّھر

مدینہ

1 ...... معجم اوسط، ۱/۴۹۷، حدیث: ۱۸۳۵ دار الکتب العلمیة بیروت

سے دینے کے بجائے ظُلم کرنے والے کو مُعاف کرتے اور بُرائی کو بھلائی سے ٹالتے ہیں۔ بُرائی کو بھلائی سے ٹالنے کی تَرغیب دیتے ہوئے خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾ (پ۲۴، حٰمٓ السجدة: ۳۴)

ترجمۂ کنز الایمان: اے سُننے والے! بُرائی کو بھلائی سے ٹال جبھی وہ کہ تجھ میں اور اس میں دُشمنی تھی، ایسا ہو جائے گا جیسا کہ گہرا دوست۔

نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سَیِّدُنا عُقْبہ بِن عامِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے اِرشاد فرمایا: اے عُقْبہ بِن عامِر! جو تم سے ناطہ توڑے تم اس سے جوڑو، جو تمہیں محروم کرے تم اُسے عطا کرو اور جو تم پر ظُلم کرے تم اُسے مُعاف کرو۔[1] یاد رکھیے! بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دینا آسان ہے یہ کوئی کمال نہیں، کمال تو یہ ہے کہ انسان بُرائی کا بدلہ اچھائی سے دے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا شیخ سَعْدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں:

بَدِی را بَدِی سَهل بَاشَدْ جَزَا

اگر مَرْدی اَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَا(2)

یعنی بَدی کا بدلہ بَدی سے دینا تو آسان ہے اگر تو مَرد ہے تو بُرائی کرنے والے کے ساتھ بھی بھلائی کر۔

مدینہ

1 ...... مسند امام احمد، مسند الشامیین، حدیث عقبہ بن عامر الجھنی، ۱۴۸/۶، حدیث: ۱۷۴۵۷ دار الفکر بیروت

2 ...... بوستانِ سعدی، باب دوم در احسان، ص۹۱ تھران

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نجاست کو نجاست سے نہیں بلکہ پانی سے پاک کیا جاتا ہے لہٰذا آپ کے ساتھ کوئی کیسا ہی بُرا سُلوک کرے آپ اس سے اچھا سُلوک کیجیے اور اپنا یوں ذِہن بنایئے کہ ہم اس دُنیا میں جُدائی ڈالنے کے لیے نہیں بلکہ مِلانے کے لیے آئے ہیں جیسا کہ مولانا رُوم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَیُّوْم فرماتے ہیں:

تو بَرائے وَصل کَرْدَن آمدِی

نَے بَرائے فَصل کَرْدن آمدِی(1)

یعنی اے انسان! تو مِلانے کے لیے آیا ہے جُدائی ڈالنے کے لیے نہیں آیا۔

ناراض اسلامی بھائیوں کو مَدَنی ماحول سے وابستہ کیجیے

ہمیں مسلمانوں میں جُدائی ڈالنے سے بچتے ہوئے انہیں مِلانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ وہ اسلامی بھائی جو پہلے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے اب مَدَنی ماحول سے دُور ہو گئے یا پہلے مَدَنی کاموں میں فَعّال تھے لیکن اب روٹھ کر گھروں میں بیٹھ گئے ایسے اسلامی بھائیوں کو تلاش کر کے ان کے پاس خود جا کر، ہاتھ باندھ کر، مِنَّت سَماجَت کر کے حکمتِ عملی کے ساتھ انہیں دوبارہ مَدَنی ماحول سے وابستہ کیجیے۔ اِنْفِرادی کوشِش کے ذَرِیعے ان کو پھر سے سُنَّتوں کی خدمتوں میں مَصروف کر دیجیے۔ ہاں! جن پر تنظیمی پابندی لگی ہو اُن کو مت چھیڑیئے، ان کے بارے میں بڑے ذِمّہ داران جو تنظیمی فیصلہ فرمائیں اس کے مُطابِق عمل کیجیے۔

مدینہ

1 ...... مثنوی شریف، الجزء:۲، ۱/ ۱۷۳ مرکز الاولیا لاہور

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

بُرائی کو بھلائی سے ٹالنے کے واقعات

سُوال: بُرائی کو بھلائی سے ٹالنے کے حوالے سے کوئی واقعہ ہو تو ترغیب کے لیے بیان فرما دیجیے۔

جواب: ہر مسلمان کو چاہیے کہ ایک دوسرے کے ساتھ اچھا سُلوک کرے۔ خواہ کوئی کتنا ہی سَتائے، دِل دُکھائے! ظُلم ڈھائے عفو و دَرگزر سے کام لیتے ہوئے اس کے ساتھ مَحبَّت بھرا سُلوک کرنا چاہیے کہ یہی ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنَّت ہے۔ چنانچہ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہ تو عادۃً بُری باتیں کرتے تھے اور نہ تَکَلُّفاً اور نہ بازاروں میں شور کرنے والے تھے اور نہ ہی بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دیتے تھے بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُعاف کرتے اور دَرگزر فرمایا کرتے تھے۔[1]

بُرائی کرنے والوں سے بدلہ کیوں لیں؟

کاش! ہمارے اندر بھی یہ جَذبہ پیدا ہو جائے کہ ہم بھی اپنی ذات اور اپنے نفس کی خاطِر غُصّہ کرنا چھوڑ دیں اور بُرائی کا بَدلہ بُرائی کے ساتھ دینے کے

مدینہ

1 ...... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی خلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۳/۴۰۹، حدیث: ۲۰۲۳ دار الفکر بیروت

بجائے اچھائی کے ساتھ دینے والے بن جائیں کہ یہی ہمارے بزرگانِ دِین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کا بھی طریقہ رہا ہے جیسا کہ حیاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے کہ ایک بار میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنَّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی خدمت میں جب ڈاک پیش کی گئی تو بعض خُطُوط مُغَلَّظات (یعنی گندی گالیوں) سے بھرپور تھے۔ مُعْتَقِدین بَرہَم (یعنی غصّے) ہوئے کہ ہم ان لوگوں کے خِلاف مُقَدَّمہ دائر کریں گے۔ امامِ اَہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے اِرشاد فرمایا: جو لوگ تعریفی خُطُوط لکھتے ہیں پہلے ان کو جاگیریں تقسیم کر دو، پھر گالیاں لکھنے والوں پر مُقَدَّمہ دائر کر دو۔[1] مطلب یہ کہ جب تعریف کرنے والوں کو تو اِنعام دیتے نہیں پھر بُرائی کرنے والوں سے بدلہ کیوں لیں؟

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی
خورشیدِ علم اُن کا دَرَخْشاں ہے آج بھی
سب ان سے جلنے والوں کے گُل ہو گئے چَراغ
احمد رضا کی شمع فَروزاں ہے آج بھی

ناراض پڑوسی کو گلے لگا کر اس کا دل جیت لیا

(شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس

مدینہ

1 ...... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ١/١٤٣ ملخصًا مکتبہ نبویہ مرکز الاولیا لاہور

عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تَرغیب و تحریص کے طور پر اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:) ایک مرتبہ میرا ایک پڑوسی کسی ناکردہ خَطا کی بنا پر صرف اور صرف غَلَط فہمی کے سبب مجھ سے سخت ناراض ہو گیا اور بپھر کر مجھے ڈھونڈتا ہوا شہید مسجد کھارادر پہنچا۔ میں وہاں موجود نہ تھا بلکہ کہیں بیان کرنے گیا ہوا تھا، لوگوں کے بقول اُس شخص نے مسجد میں نمازیوں کے سامنے میرے بارے میں سخت بَرہَمی کا اِظہار کیا اور کافی شور مچایا اور اِعلان کیا کہ میں الیاس قادری کے کارناموں کا بورڈ چڑھاؤں گا۔ ان دنوں بھی میرے اِردگرد اسلامی بھائیوں کا ایک حلقہ تھا لیکن پھر بھی میں نے کوئی اِنتقامی کاروائی نہ کی نیز ہمّت بھی نہ ہاری اور اپنے مَدَنی کاموں سے ذرّہ برابر پیچھے بھی نہ ہٹا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ چند روز کے بعد جب میں اپنے گھر کی طرف آ رہا تھا تو وُہی شخص چند لوگوں کے ہمراہ محلے میں کھڑا تھا، میں نے ہمّت کی اور اُس کی طرف آگے بڑھتے ہوئے اُسے سلام کیا، تو اُس نے باقاعدہ منہ پھیر لیا، میں نے مزید آگے بڑھ کر اُسے گلے لگا لیا اور اُس کا نام لے کر مَحَبَّت بھرے لہجے میں کہا: بہُت ناراض ہو گئے ہو! میرے یہ کہتے ہی اُس کا غُصّہ ختم ہو گیا، بے ساختہ اُس کی زَبان سے نکلا: نا بھئی نا! الیاس بھائی کوئی ناراضی نہیں! اور پھر میرا ہاتھ پکڑ کر بولا: چلو گھر چلتے ہیں آپ کو میرے ساتھ ٹھنڈی بوتل پینی ہو گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس نے اپنے گھر لے جا کر میری خیر خواہی کی۔

گناہوں بھری تحریرات چھاپنا

سُوال: کسی مسلمان کے عُیُوب پر مشتمل خبریں یا پمفلٹ چھاپنا کیسا ہے؟

جواب: جس طرح کسی مسلمان میں پائی جانے والی بُرائیوں یا عُیُوب کا پیٹھ پیچھے زبان سے بیان کرنا غیبت اور بُرائی یا عیب نہ ہونے کی صورت میں پیٹھ پیچھے یا اس کے رُوبَرو بیان کرنا بُہتان کہلاتا ہے ایسے ہی لکھ کر چھاپنے کا بھی مُعاملہ ہے۔ بِلا اجازتِ شَرعی مسلمان کی کِردار کشی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، چاہے وہ اَخبار کے ذَریعے ہو یا پمفلٹ کی صورت میں۔ جو اَحکام زبان سے کہنے کے ہیں وہی قلم سے لکھنے کے بھی ہیں جیسا کہ اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اَلْقَلَمُ اَحَدُ اللِّسَانَیْنِ (یعنی قلم بھی ایک زبان ہے۔) جو زَبان سے کہے پر اَحکام ہیں وُہی قلم پر (بھی ہیں)۔[1] بلکہ بولنے کے مُقابلے میں لکھ کر کسی کی غیبت کرنے یا بہتان لگانے میں گناہ میں اِضافے کے زیادہ اِمکانات ہیں جیسا کہ طریقۂ محمدِیہ اور اُس کی شَرح حدِیقۂ ندِیہ میں ہے: لکھنا بھی بولنے ہی کی طرح ہے بلکہ بولنے سے بھی زیادہ بَلیغ (یعنی مزید اچھّی طرح پہنچنے والا) ہے کیونکہ وہ صفحات پر باقی رہتا ہے جبکہ (زَبان سے ادا ہونے والے) کلمات ہوا میں (منتشر ہو کر) گم ہو جاتے ہیں اور (تحریر کی طرح) باقی نہیں رہتے۔[2]

---

1. فتاویٰ رضویہ، ۱۴/ ۶۰۷ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور
2. حدِیقہ ندیۃ وطریقہ محمدیۃ، آفات الید، ۴/ ۴۵۴ دار الکتب العلمیۃ بیروت

معلوم ہوا کہ تحریر دیر تک قائم رہتی اور پڑھی جاتی ہے تو اس میں گناہ کے اِمکانات بھی بہت زیادہ ہیں لہٰذا کسی مسلمان کے بارے میں کوئی بات لکھنے اور چھاپنے سے پہلے اچھی طرح تحقیق اور غور کر لینا چاہیے کہ اس میں اس کی آبروریزی تو نہیں ہو رہی۔

دوسروں کے بجائے اپنے عیبوں پر نظر رکھیے

اَفسوس! صد کروڑ افسوس! آج کل شاید ہی کوئی اَخبار ایسا ہو جس میں مسلمانوں کی عزَّت کا تحفظ ہو، کبھی وزیرِ اعظم ہدفِ تنقید ہوتا ہے تو کبھی صَدر، کبھی وزیرِ اعلیٰ کی شامت آتی ہے تو کبھی گورنر کی، اَلْغَرَض سیاستدان ہو یا عام مسلمان اَخبارات میں عُمُوماً سب کی عزَّت کی دَھجیاں اُڑائی جاتی ہیں، بِالْخُصُوص الیکشن کے دِنوں میں تہمتوں اور غیبتوں سے بھرپور بیانات داغتے، اَخبارات میں چھاپتے اور خوب کیچڑ اُچھالتے ہیں۔ ہاں! اگر کسی کی بُرائی سے دوسروں کو نقصان پہنچنے کا اَندیشہ ہو تو اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ لوگوں کو اس کے نقصان سے بچانے کے لیے بقَدَرِ ضَرورت صِرف اُسی بُرائی کا تذکِرہ کیا جا سکتا ہے۔ اے کاش! ہر مسلمان اپنے عیبوں پر نظر رکھے اور دوسروں کے عیب لکھ کر چھاپنے کے بجائے ڈھانپنے کی کوشش کرتے ہوئے ان کی جان و مال اور عزت کا مُحافِظ بن جائے۔

گناہوں بھری تحریرات پڑھنا

سُوال: کسی مسلمان کے عُیُوب پر مشتمل خبریں یا پمفلٹ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: ایسے اَخبار و اِشْتِہار جو مسلمانوں کے عُیُوب و نَقائص پر مشتمل ہوں ان کے پڑھنے اور سننے سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے۔ (شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) فی زمانہ تقریباً اَخبارات بے پردہ عورتوں کی تَصاوِیر، فِلمی اِشْتِہارات کے فُحش مَناظِر اور گناہوں بھری تحریرات سے پُر ہوتے ہیں۔ ایسی صورتِ حال میں اپنے آپ کو گناہوں سے بچانا اِنتہائی دُشوار ہوتا ہے لہٰذا ایسے اَخبارات واِشْتِہارات کو نہ پڑھنے ہی میں عافیت ہے۔ انہی وُجُوہات کی بِنا پر میں اَخبارات اور گناہوں بھرے پمفلٹ واِشْتِہارات پڑھنے سے بچتا ہوں۔

گناہوں بھرا پمفلٹ پڑھنے پر فکرِ مدینہ

ایک مرتبہ کسی نے مجھے ایک پمفلٹ دیا جس میں کسی کے حقیقت پر مبنی عُیُوب بیان کیے گئے تھے۔ میں نے وہ پمفلٹ اس وقت پڑھے بغیر جیب میں رکھ لیا اور اس طرح سے فکرِ مدینہ کی کہ اگر میں کسی کی غیبت پر مشتمل اس پمفلٹ کو پڑھوں گا تو کہیں گناہوں میں شِرکت تو لازِم نہیں آئے گی؟ لہٰذا! میں نے اس پمفلٹ کو نہیں پڑھا اور پمفلٹ دینے والے کی توجہ اس پہلو کی طرف کرنے کے لیے ان سے پوچھا کہ اس پمفلٹ کو پڑھنے میں کتنی نیکیاں ملیں گی؟ اس نے جواب دیا: کوئی نہیں۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ اگر اس

پمفلٹ میں ذِکر کردہ شخص کو یہ معلوم ہو جائے کہ آپ نے مجھے یہ پمفلٹ دیا اور میں نے اسے پڑھا تو وہ خوش ہو گا یا ناراض؟ اس نے جواب دیا: ناراض۔ میں نے کہا کہ جس پمفلٹ کے پڑھنے میں سراسر نقصان ہی نقصان ہو تو اسے نہیں پڑھنا چاہیے تو میں نے وہ پمفلٹ ضائع کر دیا۔

بہر حال جو اَخبار اور پمفلٹ وغیرہ مسلمانوں کے عُیُوب ونَقائِص کے بیان سے پاک ہوں تو انہیں پڑھنے میں کوئی مُضایقہ نہیں۔ اگر آپ حقیقی اَخبار پڑھنا چاہتے ہیں جس سے آپ کے عِلم و عمل میں اِضافہ ہو اور آپ کی قبر و آخرت بہتر ہو تو شیخ عبدُ الْحق مُحدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے حالات و واقعات پر مشتمل کتاب ”اَخْبَارُ الْاَخیار“ پڑھیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات میں اِضافے کے ساتھ ساتھ آپ کے دِل میں اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی عقیدت ومحبت بھی بڑھے گی۔[1]

کسی کا عیب یا بُرائی دیکھ کر کیا کرنا چاہیے؟

سُوال: اگر کسی مسلمان میں کوئی عیب یا بُرائی دیکھیں تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: کسی مسلمان میں کوئی عیب یا بُرائی پائیں تو لوگوں میں اس کا چرچا کر کے اسے

مدینہ

1 ...... مزید معلومات کے لیے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رِسالہ ”اَخبار کے بارے میں سُوال جواب“ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصِل کیجیے اور پڑھیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

ذَلیل و رُسوا کرنے کے بجائے حکمتِ عملی اور نرمی کے ساتھ اسے اس کے عیب یا بُرائی پر مُطلع کرنا چاہیے تاکہ وہ اپنی اِصلاح کر لے اگر پھر بھی اس کی اِصلاح نہ ہو تو اس کے لیے دُعائے خیر کیجیے۔ حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّ اَحَدَکُمۡ مِرۡآۃُ اَخِیۡہِ فَاِنۡ رَاٰی بِہٖ اَذًی فَلۡیُمِطۡہُ عَنۡہُ یعنی تم میں سے ہر ایک اپنے بھائی کا آئینہ ہے، اگر اس میں بُرائی دیکھے تو اس سے دَفع کر دے۔[1]

اِس حدیثِ پاک کے تحت مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: جیسے آئینہ چہرے کے سارے عیب و خوبیاں ظاہر کر دیتا ہے ایسے ہی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے عیب پر اسے مُطلع کرتا رہے تاکہ وہ اپنی اِصلاح کرے۔ غرض یہ کہ رُسوائی کرنا ممنوع ہے اِصلاح کرنا ثواب، رُسوائی کی ممانعت ہے اور اِصلاح کا حکم ہے۔ (اگر اپنے مسلمان بھائی میں کوئی بُرائی دیکھیں تو) اسے خبر دے کر یا اس کے لیے دُعائے خیر کر کے (اس سے وہ بُرائی دَفع کر دیں۔) حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر رحم کرے جو مجھے میرے عُیُوب پر مُطلع کرے۔[2] عُیُوب فرما کر بتایا کہ ہمارا نفس عیبوں کا سرچشمہ ہے یا یہ مطلب ہے کہ مسلمانوں کو چاہیے کہ ان مومنوں کے پاس بیٹھا کریں جن کے ذَریعے انہیں اپنے عُیُوب پر اِطلاع ہو۔

مدینہ

1 ...... ترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ما جاء فی شفقة المسلم علی المسلم، ۳/ ۳۷۳، حدیث: ۱۹۳۶

2 ...... احیاء العلوم، کتاب ریاضة النفس و تھذیب الاخلاق، ۳/ ۷۹ دار صادر بیروت

آئینہ اس لیے دیکھتے ہیں کہ اپنے چہرے کے چھوٹے بڑے داغ دھبے نظر آ جائیں۔ طبیب کے پاس اسی لیے جاتے ہیں کہ وہاں علاج ہو جائے، ایسے مومنوں کی صحبت اِکسیر ہے۔ اس لیے صُوفیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام فرماتے ہیں کہ ہمیشہ اپنے مُریدوں اور شاگردوں کے پاس نہ بیٹھو جو ہر وقت تمہاری تعریفیں ہی کرتے ہیں بلکہ کبھی کبھی اپنے مُرشِدوں، اپنے اُستادوں اور اپنے بُزرگوں کے پاس بھی بیٹھو جہاں تمہیں اپنی کمتری نظر آئے۔ ہاتھی پہاڑ کو دیکھ کر اپنی حقیقت کو پہچانتا ہے۔ ہمیشہ حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم کی عظمتوں میں غور کیا کرو تاکہ اپنی گنہگاری اور کمتری محسوس ہوتی رہے۔ مُحَقِّقِین صُوفیاء اس حدیث کے یہ معنٰی کرتے ہیں کہ "مومن جب کسی مسلمان میں عیب دیکھے تو سمجھے کہ یہ عیب مجھ میں ہے جو اس کے اندر مجھے نظر آ رہا ہے جیسے آئینے میں جو داغ دھبے نظر آتے ہیں وہ اپنے چہرے کے ہوتے ہیں نہ کہ آئینے کے۔ یہ معنٰی نہایت عارِفانہ ہیں۔" اس صورت میں حدیثِ پاک میں وارِد اَلفاظ "فَلْيُمِطْ عَنْهُ" کے معنٰی یہ ہوں گے کہ مومن کے ذَریعے اپنے عُیُوب معلوم کر کے انہیں دَفع کرو۔[1] ہاں! اگر کسی کی بُرائی سے دوسروں کو نقصان پہنچنے کا اَندیشہ ہو تو اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ لوگوں کو اس کے نقصان سے بچانے کے لیے بَقدرِ ضَرورت صِرف اُسی بُرائی کا تذکِرہ کیا جا سکتا ہے۔

مدینہ

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ۶ / ۵۷۱ بتصرفٍ قلیلٍ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور

عیب پوشی کی فضیلت

سُوال: عیب پوشی کی فضیلت بیان فرما دیجیے۔

جواب: مسلمان کی جان و مال اور عزّت و آبرو کی بڑی اَہمیت ہے لہٰذا کسی مسلمان کے پوشیدہ عُیُوب کو بِلا مَصْلَحَتِ شَرعی لوگوں کے سامنے بیان کر کے اسے ذَلیل و رُسوا کرنا جائز نہیں کیونکہ اس سے وہ دوسروں کی نظر میں گر جاتا ہے اور شریعتِ مُطَہَّرہ کو یہ بات قطعاً ناپسند ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی نظروں میں ذَلیل و خوار ہو لہٰذا مسلمان کی عزّت بچانے کے لیے اس کی پَردہ پوشی کی جائے۔ مسلمانوں کے عُیُوب چھپانے اور انہیں ذَلیل ورُسوا ہونے سے بچانے کی فضیلت کے بھی کیا کہنے چنانچہ سُلطانِ اِنْس وجان، رَحْمتِ عالَمِیّان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو شخص اپنے بھائی کا کوئی عیب دیکھ کر اس کی پَردہ پوشی کر دے تو وہ جنّت میں داخِل کر دیا جائے گا۔[1] ایک اور حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کی عیب پوشی کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن اس کی عیب پوشی فرمائے گا اور جو اپنے مسلمان بھائی کا عیب ظاہِر کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا عیب ظاہِر فرمائے گا یہاں تک کہ اُسے اُس کے گھر میں رُسوا کر دے گا۔[2]

مــــــدینه

1 ...... مسند عبد بن حمید، من مسند أبی سعید الخدری، ص ٢٧٩، حدیث: ٨٨٥ عالم الکتب بیروت

2 ...... ابنِ ماجه، کتاب الحدود، باب الستر علی المؤمن... الخ، ٣/٢١٩، حدیث: ٢٥٤٦ دار المعرفة بیروت

حضرتِ سیِّدُنا عُقبہ بِن عامِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے کاتِب حضرتِ سیِّدُنا ابوہیثم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُقبہ بِن عامِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے عرض کی: ”میرے پڑوسی شراب نوشی کرتے ہیں اور میں پولیس کو بُلا کر انہیں گرِفتار کروانا چاہتا ہوں۔“ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ایسا مت کر، انہیں وَعظ و نصیحت کر۔ عرض کی: میں نے انہیں منع کیا ہے، لیکن وہ باز نہیں آتے، اب میں پولیس کے ذَرِیعے ان کو پکڑوانا چاہتا ہوں۔ یہ سُن کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ایسا مت کر، بے شک میں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ اِرشاد فرماتے ہوئے سُنا: جس نے کسی کا عیب چُھپایا گویا اُس نے زندہ دَرْ گور (یعنی قبر میں ڈالی گئی) بچّی کو اُس کی قَبر میں زندہ کیا (یعنی اُس کی جان بچائی)۔[1] شراب پینا بے شک بہُت بڑا اور بُرا گناہ ہے مگر جو چُھپ کر ایسا کرتا ہو اُسے نیکی کی دعوت دے کر توبہ کے لیے آمادہ کیا جائے مگر اُس کی پَردہ پوشی لازِمی ہے۔ اَلبتہ جہاں شریعت اِجازت دیتی ہے وہاں اس کا عیب بیان کیا جا سکتا ہے۔

دوسروں کی خوبیوں کی طرف نظر کیجیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان میں جہاں بیشمار خوبیاں ہوتی ہیں وہاں کچھ نہ کچھ بُرائیاں بھی ہوتی ہیں لہٰذا اگر کسی مسلمان میں کوئی عیب یا بُرائی پائیں تو جب تک

مدینہ

1 ...... الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، ۱/۳۶۷، حدیث: ۵۱۸ دار الکتب العلمیۃ بیروت

کوئی مَصْلَحَتِ شَرعی نہ ہو تو اس کے عیب یا بُرائی سے صَرفِ نظر کرتے ہوئے اس کی خوبیوں کی طرف نظر کیجیے کہ مومن ہمیشہ اپنے بھائی کی خوبیوں کو سامنے رکھتا ہے تاکہ اس کے دل میں اس کا اِحترام، عزت اور محبت باقی رہے۔ پھر بھی اگر کسی کے عُیُوب بیان کرنے کو جی چاہے تو ایک نظر اپنے گریبان میں بھی جھانک لیجیے اور اپنے عُیُوب نظر آنے پر انہیں دُور کرنے کی کوشش میں لگ جائیے کہ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُشکبار ہے: اُس شخص کے لیے خوشخبری ہے جسے اس کے عُیُوب (پر نظر) نے دوسروں کی عیب جوئی سے پھیر دیا۔[1] اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ایک دوسرے کی عزت و آبرو کا مُحافِظ بنائے اور عیب پوشی کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوشِ خَلق ستّارِ خطا کا ساتھ ہو (حدائقِ بخشش)

عیب پوشی کے واقعات

سُوال: مسلمانوں کی عیب پوشی کے حوالے سے بُزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کے کچھ واقعات بیان فرما دیجیے۔

جواب: ہمارے بُزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کے دِلوں میں اِحترامِ مُسلِم کا جَذبہ ہوتا

مدینہ

1 ...... فردوس الأخبار، باب الطاء، ۲/۴٦، حدیث: ۳۷۴۲ دار الفکر بیروت

تھا، وہ مسلمانوں کے جان مال اور عزت و آبرو کے مُحافِظ ہوتے تھے لہٰذا وہ کسی بھی طرح سے مسلمانوں کے عُیُوب دیکھنا، سُننا اور انہیں کسی بات پر شَرمندہ کرنا گوارا نہ کرتے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ علی قاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ البَارِی فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا حاتم اَصم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاَکرَم بہرے نہیں تھے (ان کے اَصم یعنی بہرہ مشہور ہونے کی وجہ یہ ہے کہ) ایک عورت ان سے مسئلہ دَریافت کرنے کے لیے حاضِر ہوئی، اِسی دَوران اس کی رِیح (یعنی ہوا) خارِج ہوگئی اس پر وہ بہت شَرمندہ ہوئی۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اسے شَرمندگی سے بچانے کے لیے فرمایا: اونچی آواز سے بولو میں اونچا سُنتا ہوں، تو اس عورت نے آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو بہرہ گمان کیا اور خوش ہوگئی کہ انہوں نے وہ آواز نہیں سنی ہوگی، پھر آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اپنے آپ کو اسی حال پر قائم رکھا۔[1] یعنی سب کے سامنے مُستقل اسی طرح رہے کہ بظاہر اونچا سنتے یہاں تک کہ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اَصم یعنی بہرے مشہور ہوگئے۔

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعَہ 552 صَفحات پر مُشتَمِل کتاب "دِین و دُنیا کی اَنوکھی باتیں" صفحہ 456 پر ہے: ایک شخص نے ہارون رشید کے دَربان فَضل بِن رَبیع کے نام ایک جَعلی خط بنایا جس میں ایک ہزار

مــــدینه

1 ...... مرقاۃُ المفاتیح، کتاب النکاح، باب عشرۃ النساء وما لکل واحدۃ من الحقوق، ۳۹۱/۶، تحت الحدیث: ۳۲۴۲ دار الفکر بیروت

دِینار کی اَدائیگی کا لکھا اور اسے لے جا کر فَضل بِن رَبیع کے وکیل کو دے دیا۔ وکیل نے جب یہ خط دیکھا تو اَصلی سمجھ کر دِیناروں کا وزن کرنے لگا۔ اِسی دَوران فَضل بِن رَبیع بھی کسی کام کے سلسلے میں اپنے وکیل کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ وکیل نے اسے مُعاملے سے آگاہ کیا تو فَضل نے اس خط کو پڑھا پھر اس شخص کی طرف نظر کی تو دیکھا کہ وہ شرم سے پانی پانی ہو گیا ہے۔ فَضل نے سر نیچے کر لیا پھر اپنے وکیل سے کہا: کیا تم جانتے ہو میں تمہارے پاس اس وقت کیوں آیا ہوں؟ وکیل نے کہا: مجھے نہیں معلوم۔ کہا: میں اس لیے آیا ہوں تاکہ تم اس شخص کے مُعاملے کو جلدی نمٹاؤ۔ وکیل نے جلدی سے اسے وزن کر کے مال دے دیا اور جب اسے مال مِلا تو وہ حیرانی میں ڈوب گیا۔ فَضل نے اسے دیکھا تو کہا: خوشی سے چلے جاؤ۔ اس شخص نے یہ سُن کر فَضل کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور کہا: جس طرح آپ نے میری پَردہ پوشی کی اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت میں آپ کی پَردہ پوشی فرمائے۔ یہ کہہ کر وہ شخص مال لے کر چلا گیا۔[1]

عیب جوئی حرام اور گناہ ہے

ان حِکایات سے وہ لوگ عِبرت حاصِل کریں جو بُزرگانِ دِین رَحِمَھُمُ اللہُ الْمُبِیْن کی مَحبَّت کا دَم تو بھرتے ہیں مگر زبردستی آڑے تِرچھے سُوالات (Cross Questions) کر کے لوگوں کے عیبوں کی ٹٹول میں بھی لگے رہتے ہیں۔

مدینہ

1 ......المستطرف فی کل فن مستظرف، الباب السادس والثلاثون...الخ، ۱/۳۳۴ دار الفکر بیروت

یاد رکھیے! ”اِدھر اُدھر کان لگا کر لوگوں کی باتوں کو چُھپ چُھپ کر سننا یا تاک جھانک کر لوگوں کے عیبوں کو تلاش کرنا یہ بڑی ہی چھچھوری حَرکت اور خَراب عادت ہے۔ دُنیا میں اس کا اَنجام بدنامی اور ذِلّت و رُسوائی ہے اور آخرت میں اس کی سزا جہنم کا عذاب ہے ایسا کرنے والوں کے کانوں اور آنکھوں میں قیامت کے دن سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔ قرآنِ مجید میں اور حدیثوں میں خُداوند قُدُّوس اور ہمارے رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ ﴿ وَلَا تَجَسَّسُوْا ﴾[1] (ترجمۂ کنزُ الایمان: اور عیب نہ ڈھونڈو۔) کسی کے عیبوں کو تلاش کرنا حرام اور گناہ ہے مَردوں کی بہ نسبت عورتوں میں یہ عیب زیادہ پایا جاتا ہے۔“[2]

اُٹھے نہ آنکھ کبھی بھی گناہ کی جانِب
عطا کرم سے ہو ایسی مجھے حیا یاربّ
کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور
سنیں نہ کان بھی عیبوں کا تذکرہ یاربّ (وسائلِ بخشش)

اِصلاح کی خاطِر شکایات کرنا

سُوال: کسی ذِمَّہ دار کے ذاتی یا تنظیمی عُیُوب لکھ کر اس سے بڑے ذِمَّہ دار کو دینا اور اس

مدینہ

1 ...... پ۲۶، الحجرات: ۱۲/ الترغیب والترھیب، کتاب الادب، الترھیب من الحسد و فضل سلامۃ الصدر، ۳/ ۴۲۵، حدیث: ۴۴۳۴ دار الفکر بیروت

2 ...... جنتی زیور، ص۱۲۳ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

کا ان عُیُوب پر مشتمل مَکْتُوب کو پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: اگر کسی ذِمَّہ دار یا عام اسلامی بھائی سے کوئی بُرائی صادِر ہو جائے یا اس کی ذاتی یا تنظیمی کسی کوتاہی کی وجہ سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کو نقصان پہنچ رہا ہو تو تحریری طور پر یا بَراہِ راست مِل کر نرمی کے ساتھ اسے سمجھانے کی کوشش کی جائے۔ اگر خود سمجھانے کی جُرأت نہ ہو یا ناکامی کی صورت میں تنظیمی ترکیب کے مُطابِق مسئلہ حل کرنے کے لیے اوپر والے ذِمَّہ دار کو مَکْتُوب لکھا تو اس مَکْتُوب کا لکھنا اور دوسرے ذِمَّہ دار کا پڑھنا دونوں دُرُست ہیں کیونکہ مقصود اس کی بُرائی کرنا نہیں بلکہ اِصلاح کرنا ہے۔ مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: شاگرد کی شکایت اُستاد سے، مُرید کی شکایت پیر سے حتّٰی کہ اپنے امام کی شکایت سُلْطانِ اِسلام سے کر سکتے ہیں یہ غیبت نہیں بلکہ اِصلاح ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ کسی اسلامی بھائی میں بُرائی پائیں تو بِلا اِجازتِ شَرعی دوسروں پر اِظہار کر کے غیبت کے کبیرہ گناہ کا مُرتکب ہونے کے بجائے براہِ راست اُس کو تنہائی میں نرمی کے ساتھ سمجھایئے۔ ناکامی کی صورت میں خاموشی اِختیار کرتے ہوئے اُس کے لیے دُعا کیجیے۔ اگر دِینی نقصان کا اَندیشہ ہو تو اپنے ذَیلی مشاوَرت کے نگران کو تنہائی میں بتا کر یا لکھ کر اُس کا تعاوُن حاصِل

مــــــــدینہ

1 ...... مِراٰۃ المناجیح، ۳/ ۲۳۳

کیجیے جبکہ وہ مسئلہ حل کر سکتا ہو ورنہ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے مزید آگے مثلاً حلقہ مُشاورت کے نگران سے رُجُوع کیجیے، یہاں بھی بات نہ بنے تو بَتدرِیج (یعنی ترتیب وار) اوپر والے ذِمّہ دار سے ترکیب بنایئے۔

یاد رکھیے! اگر شَرعی مَصلَحت کے بِغیر کسی ایک سے بھی اُس اسلامی بھائی کی بُرائی بیان کی خواہ وہ کتنا ہی بڑا تنظیمی ذِمّہ دار ہو تو آپ گنہگار و عذابِ نار کے حقدار ہو جائیں گے۔ اگر آپ کی بات عام کرنے سے غیبتوں، تہمتوں، بدگمانیوں اور دِل آزاریوں کے گناہوں کا دروازہ کُھل گیا، علاقے میں تنظیمی مَسائل کھڑے ہو گئے اور مَدَنی کاموں کو نُقصان پہنچا تو یہ سب مُعاملات آپ کی آخرت کے لیے سخت نُقصان دِہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ خَلْق کے رہبر، شافِعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: فتنہ سویا ہوا ہوتا ہے اسے بیدار کرنے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہو۔[1]

دُعا کے لیے مَکْتُوب لکھنے کا طریقہ

سُوال: دُعا یا تعویذات کے لیے مَکْتُوب لکھنے میں کن باتوں کو مدِ نظر رکھنا چاہیے؟

جواب: دُعا یا تعویذات کے لیے مَکْتُوب لکھنا ہو تو اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ اس میں کسی کی عیب جُوئی اور اپنے گناہوں کا اِظہار نہ ہو۔ فی زمانہ علمِ دِین سے

---

[1] ...... جامع صغیر، حرف الفاء، فصل فی المحلی بأل من ھذا الحرف، ص۳۷۰، حدیث: ۵۹۷۵ دار الکتب العلمیة بیروت

دُوری اور مَدَنی ذہن نہ ہونے کے سبب اس بات کی بالکل پرواہی نہیں کی جاتی۔ بسا اوقات لوگ دُعا یا تعویذات کے لیے کہتے یا مَکْتُوبات بھیجتے ہیں تو ان میں مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنی گندی حرکات کا اِنکشافات کرتے بلکہ اپنی ماں بہنوں تک کے لیے حیا سوز باتیں لکھ دیتے ہیں! مثلاً میری ماں یا بہن یا بیٹی یا بیوی کے فُلاں آدمی سے ناجائز تَعلُّقات ہیں، میری بہن کسی کے ساتھ بھاگ گئی ہے، میری بیٹی فیشن کر کے بے پردہ گھومتی ہے، میری جوان بہنیں شادی کے اِنتظار میں بیٹھی ہیں وغیرہ وغیرہ اور انہیں اِس بات کا قطعاً اِحساس نہیں ہوتا کہ ہماری تحریر نہ جانے کون کون پڑھتا ہوگا اور اُس پڑھنے والے کو کیسے کیسے وَساوِس آتے ہوں گے۔ حد تو یہ ہے کہ اسلامی بہنیں بھی اِحتیاط نہیں کرتیں، کوئی لکھتی ہے: میرا شوہر یا باپ کماتا نہیں بس سارا دن گھر میں پڑا رہتا ہے، کوئی لکھتی ہے: میرا شوہر یا باپ گھر میں جھگڑے کرتا رہتا ہے، ساس یا نند ظلم کرتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

تفصیلات بیان کرنے کے بجائے مُبْہَم اَلفاظ میں بات کیجیے

یاد رکھیے! جب بھی کسی سے دُعا کے لیے کچھ زبانی کہنا ہو یا دُعا کروانے اور تعویذات حاصِل کرنے کے لیے مکتوب بھیجنا ہو تو تفصیلات بیان کرنے کے بجائے مُبْہَم (یعنی بند) اَلفاظ میں بات کرنی مُناسِب ہے مثلاً بیٹا یا بھائی یا شوہر شراب یا جُوئے کی بُرائی میں مُبتلا ہے تو اس بُرائی اور بُرائی کرنے والے کی

نشاندہی کیے بغیر ان اَلفاظ میں دُعا کروا سکتے ہیں:"میرے ایک قریبی عزیز بعض بُری عادات میں گرفتار ہیں ان کی اِصلاح کے لیے دُعا کر دیجیے۔" یونہی بہن یا بیٹی بھاگ گئی یا کسی لڑکے کے چکّر میں پڑ گئی تو ان اَلفاظ میں دُعا کی دَرخواست کی جا سکتی ہے:"میری ایک رشتے دار کسی نا قابلِ بیان بُرائی میں پڑ گئی ہے اُس کے لیے دُعا کر دیجیے۔" چاہیں تو ان الفاظ میں دُعا کا کہہ دیں کہ آپ دُعا فرمائیں کہ"اللہ عَزَّوَجَلَّ میری جائز مُرادوں پر رَحمت کی نظر فرما دے" یہ بہترین جامع دُعا ہے۔ اس طرح کے اَلفاظ کے ذَریعے دُعا کروانے کا یہ فائدہ ہو گا کہ کسی فَردِ مُعَیَّن کی غیبت بھی نہیں ہو گی اور مَخْصُوص بُرائی اور خلافِ حیا اَلفاظ کے بیان کرنے اور لکھنے سے بھی بچت ہو جائے گی۔

دیدے پَردہ بہو بیٹیوں کو
ماؤں بہنوں سبھی عورتوں کو
ہم سبھی کو حقیقی حیا کی
میرے مولیٰ تو خیرات دے دے (وسائلِ بخشش)

مَدَنی ماحول میں اِسْتِقامَت

سُوال: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِسْتِقامَت کیسے حاصِل ہو سکتی ہے؟

جواب: آج کے اس پُرفتن دور میں عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول کسی نعمتِ غیر مُتَرَقَّبَہ (یعنی غیر متوقع طور پر ملنے والی نعمت) سے

کم نہیں لہٰذا اس میں اِستِقامت پانے کے لیے اپنے اندر اس کی اَہمیت اُجاگر کیجیے کیونکہ انسان کے دِل میں جس چیز کی قدر واَہمیت ہوتی ہے وہ اسے پانے کی کوشش کرتا اور اسے گنوانے سے بچتا ہے۔

مَدَنی ماحول کی بَرَکتوں کے بھی کیا کہنے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے لاکھوں مسلمانوں کو گناہوں سے توبہ کی توفیق ملی اور وہ تائِب ہو کر صلوٰۃ و سُنَّت کی راہ پر گامزن ہو گئے۔ جو بے نمازی تھے نمازی بن گئے، بد نگاہی کے عادی نگاہیں نیچی رکھنے کی سُنَّت پر عمل کرنے والے بن گئے، زَرْق بَرْق لباس پہن کر گلے میں دوپٹا لٹکا کر تفریح گاہوں کی زینت بننے والیاں بے پردگی سے ایسی تائِب ہوئیں کہ مَدَنی بُرقع ان کے لباس کا حصَّہ بن گیا، ماں باپ سے گستاخانہ اَنداز اِختیار کرنے والے اُن کا اَدب واِحترام کرنے والے بن گئے، جن کی حَرَکتوں کی وجہ سے کبھی پورا محلہ تنگ تھا وہ سارے علاقے کی آنکھوں کا تارا بن گئے، چوری وڈاکے کے عادی دوسروں کی عزت و آبرو کی حفاظت کرنے والے بن گئے، کسی غریب کو دیکھ کر تکبر سے ناک بھوں چڑھانے والے عاجزی کے پیکر بن گئے، ہر وقت حسد کی آگ میں جلنے والے دوسروں کے علم و عمل میں ترقی کی دُعائیں کرنے والے بن گئے، گانے سننے کے شوقین سنتوں بھرے بیانات اور مَدَنی مذاکرات کے کیسٹ سننے والے بن گئے، فحش کلامی کرنے والے نعتِ مصطفٰے پڑھنے والے بن گئے، یورپی

ممالک کی رنگینیوں کے خواب دیکھنے والے گنبدِ خضریٰ کی زیارت کے لیے تڑپنے والے بن گئے، مال کی محبت میں مَرنے والے فکرِ آخرت میں مبتلا رہنے والے بن گئے، شراب پینے کی عادت پالنے والے عشقِ مصطفےٰ کے جام پینے والے بن گئے، اپنا وقت فضولیات میں بَرباد کرنے والے اپنا اکثر وقت عبادت میں گزارنے کے لیے مَدَنی اِنعامات کے عامِل بن گئے، فحش رَسائِل وڈائجیسٹ کے رَسیا دِینی کُتُب کا مُطالعہ کرنے والے بن گئے، تفریح کی خاطر ٹُور پر جانے کے عادی عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے والے بن گئے، کھاؤ، پیو اور جان بناؤ کے نعرے کو اپنی زندگی کا محور قرار دینے والے مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے کے عظیم مَدَنی مقصد کو اپنانے والے بن گئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی ماحول کی بَرکتوں سے مالا مال فرمائے اور اس میں اِسْتِقامَت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم [1]

ترا شکر مولا دیا مَدَنی ماحول

نہ چھوٹے کبھی بھی خدا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش)

مدینہ

1 ...... مزید تفصیلات جاننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسالے "مساجد کے آداب" صفحہ 31 تا 33 کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

عمامہ پہن کر عَمَلِیّات کرنا

سُوال: بعض لوگ عمامہ پہن کر عَمَلِیّات کرتے ہیں اور پیسے لیتے ہیں، نیز ان کے ہاں عورتوں کا تانتا بندھا رہتا ہے، کیا یہ لوگ دعوتِ اسلامی والے ہیں؟

جواب: عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی نے مختلف شعبوں میں مَدَنی کام کرنے کے لیے جہاں دِیگر بے شمار مجالس قائم کی ہیں وہاں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری اُمَّت کی غمخواری و بھلائی کے مُقَدَّس جذبے کے تحت ایک مجلس بنام "مجلس مَکْتُوبات و تعویذاتِ عطّارِیہ" بھی بنائی ہے جو دُکھیارے مسلمانوں کا تعویذات کے ذَریعے فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ عِلاج کرنے کی سعی میں مَصروف ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ روزانہ بِلامُبالغہ ہزاروں مسلمان اس سے مُسْتَفِیْض ہوتے ہیں۔ مجلسِ مَکْتُوبات و تعویذاتِ عطّارِیہ کی طرف سے مختلف اسلامی بھائیوں کو تعویذاتِ عطّارِیہ دینے کی اِجازت ہوتی ہے لیکن کسی کو بھی اپنی طرف سے تعویذات دینے، پیسے لینے اور عورتیں جمع کرنے کی بالکل اِجازت نہیں۔ اگر کسی نے ایسا کیا ہو تو اس کی اِجازت بھی مَنْسُوخ سمجھی جائے۔ رہی بات عمامہ باندھ کر عَمَلِیّات کرنے، پیسے لینے اور عورتیں جمع کرنے والوں کی تو یاد رکھیے کہ ہر عمامے والا دعوتِ اسلامی والا ہو یہ ضَروری نہیں۔ عمامہ بازار میں عام ملتا ہے کوئی بھی لے کر باندھ سکتا ہے۔ دعوتِ اسلامی کی شُہرت اور عام مقبولیت دیکھ کر بعض اَفراد لوگوں کو دھوکا دینے اور اپنی دُکان

چمکانے کی غرض سے اپنے آپ کو دعوتِ اسلامی والا ظاہر کرتے ہیں۔ یہی حال ان عامِل حضرات کا بھی ہے جو عمامہ پہن کر عَمَلِیّات کرتے اور لوگوں سے مال بٹورتے ہیں بلکہ بعض لوگ تو ایسے بیباک ہوتے ہیں کہ شخصیات کے نام کی خود ساختہ تحریر بنا کر، لوگوں کو دِکھا کر یا رِشتہ جتا کر لوگوں سے مال جمع کرتے ہیں۔ ایسے لوگ ہر گز دعوتِ اسلامی والے نہیں بلکہ ان کی ایسی حَرَکات سے دعوتِ اسلامی کے عظیم مَدَنی کام کو نُقصان پہنچتا ہے۔

خَلْق کے رہبر، شافِعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رُوح پَرور ہے: کچھ لوگ بھلائی کے پھیلنے اور بُرائی کو روکنے کا ذَریعہ ہوتے ہیں اور کچھ لوگ بُرائی پھیلنے اور بھلائی میں رُکاوٹ کا ذَریعہ ہوتے ہیں، سو خوشخبری ہے اُن لوگوں کے لیے جنہیں اللہ تعالٰی نے خیر کے پھیلنے کا ذَریعہ بنایا اور ہلاکت ہے ان لوگوں کے لیے جو بُرائی پھیلنے کا سبب ہو گئے۔[1] اس حدیثِ پاک سے ان لوگوں کو عِبرت حاصِل کرنی چاہیے جو اپنے آپ کو دعوتِ اسلامی والا ظاہر کر کے لوگوں سے مال نِکلواتے اور اپنی ان حَرَکات سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں رکاوٹ کا سبب بن کر دِینِ اِسلام کو نُقصان پہنچاتے ہیں۔

اللہ اِس سے پہلے ایماں پہ موت دیدے
نُقصاں مِرے سبب سے ہو سُنَّتِ نبی کا (وسائلِ بخشش)

مدینہ

1 ...... ابنِ ماجہ، کتابُ السنۃ، باب من کان مفتاحاً للخیر، ۱/۱۵۵، حدیث: ۲۳۷

فہرست